بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عدالتی طلاق کا حکم

سوال:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

عرض یہ ہے کہ ایک عورت اپنے شوہر سے طلاق لیناچاہتی ہو اور شوہر طلاق نہ دے اور عورت عدالت سے جا کر طلاق لے۔ کیا شرعی طلاق ہو جائے گی یا نہیں؟

سائل: محمد نعمان، لنگڑیال۔مانکوٹ

03037711711

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

شریعت مطہرہ نے طلاق کا حق شوہر کو دیا ہے۔بیوی اپنی مرضی سے شوہر کی رضامندی کے بغیر اپنے اوپر طلاق واقع نہیں کر سکتی۔ اگر عورت اپنی مرضی سے بلاکسی شرعی عذر کے صرف عدالت سے طلاق لے اور شوہر کی رضامندی اس میں شامل نہ ہو تو عورت مرد کے نکاح سے خارج نہیں اور نہ ہی کسی اور مرد سے نکاح ہو سکتا ہے۔

شرعاً صحیح فیصلہ کی صورت یہ ہے کہ عورت کے دعویٰ دائر کرنے پر عدالت شوہر کو طلب کرے اس سے عورت کی شکایات کے متعلق سوالات کرے۔ اگر وہ عورت کی شکایات کو غلط تسلیم کرے تو عدالت عورت سے اس کے دعوٰی پر گواہ طلب کرے اور شوہر کو صفائی کا موقع دے۔ اگر مکمل کاروائی کے بعد عدالت اس نتیجہ پر پہنچ جائے کہ شوہر قصوروار ہے اور عورت کا جدا ہونا ضروری ہو تو عدالت شوہر کو طلاق دینے کا حکم دے۔ اس کے بعد اگر شوہر طلاق نہ دے اور عورت کو اپنے سے جدا نہیں کرتا تو عدالت از خود نکاح کو ختم کر دے۔ اگر اس طریقے پر عورت اپنے شوہر سے جدا ہو تو وہ عدت کے بعد دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ عدالت کا یہ فیصلہ درست مانا جائے گا۔

اگر صرف عورت کی درخواست پر عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ نہ گواہ طلب کیے اور نہ شوہر کو بلوا کر اس کا مؤقف سنا گیا۔ ایسا فیصلہ شرعاً کالعدم ہے اور عورت اسی شوہر کے نکاح میں رہے گی اس کو دوسری جگہ نکاح کرنے کی شرعاً اجازت نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

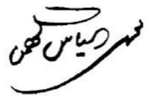

14 جنوری 2020